اللہ اکبر

روئداد

اجلاس چہارم

آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقدہ کلکتہ

بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۲۰ء

مع

ہدایات متعلقہ ترک موالات منجانب آنریری سکریٹریان سنٹرل خلافت کمیٹی
آف انڈیا بمبئی

سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا بھنڈی بازار بمبئی کی طرف سے شائع کیگئی

مطبع مصطفائی کھاروواڑہ دوسری گلی بمبئی نمبر ۳
میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفتر سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا

بھنڈی بازار بمبئی

مورخہ اکتوبر ۱۹۲۰ء

کرم فرمائی نیازمندان زاد عنایتہ

السلام علیکم ۔ و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقدہ کلکتہ کی تجاویز آپکی خدمت میں ارسال کیجاتی ہیں انہیں غور سے ملاحظہ فرمایئے اور احباب میں تقسیم کیجئے۔

اب وقت آگیا ہے کہ گذشتہ کانفرنسوں کی تجاویز کو سرگرمی کے ساتھ عملی جامہ پہنایا جائے اور ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود اپر عمل کرے بلکہ دوسروں کو بھی دعوت عمل دے۔

خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ سنٹرل خلافت کمیٹی کو اپنے نظام عمل کی ترتیب میں ایک گونہ کامیابی ہوئی ہے۔ مگر ہم کو اس پر تکیہ نہ کرنا چاہئے جب تک کہ ہر فرد اپنی ذمہداری کو پورے طور پر محسوس نہ کرلے اور منظور شدہ تجاویز کو عملی صورت میں لانے کیلئے اپنی تمام توجہ نذر کردینے کے لئے تیار نہ ہوجائے۔

آل انڈیا نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ نے بھی اپنے اجلاس خصوصی میں سنٹرل خلافت کمیٹی کے لائحہ عمل یعنی ترک موالات کو منظور کرلیا ہے۔ گویا اب تمام ملک نے ترک موالات کی تحریک پر عمل کرنیکا متحدہ فیصلہ کرلیا ہے۔ اس سے ہماری ذمہداریوں کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اور تمام ملک ہم سے توقع رکھتا ہے کہ جس تحریک میں ہم نے پیشقدمی کی تھی اُسے کامیاب بنانے میں ہم جان توڑ کوشش کریں۔

لہٰذا اب اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ تمام محبان اسلام و خلافت اپنے مقدور بھر کل

عزت اور حرمت کے لئے اس تحریک کو کامیاب بنائیں اور برادران وطن ہمدردان خلافت کیلئے مثال قائم کریں۔

اس سے قبل سنٹرل خلافت کمیٹی کا کام یہ تھا کہ مسئلہ خلافت "جزیرۃ العرب" اور مقامات مقدسہ اسلامیہ کے متعلق مسلمانان ہند کو انکے مذہبی فرائض سے آگاہ کرے۔ اور اُن کے مذہبی مطالبات کو سلطنت برطانیہ اور مجلس صلح کے سامنے صاف اور صریح الفاظ میں پیش کردے۔ نیز انہیں اُن مذہبی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کردے جو ہر سہ مسائل مذکورہ کے متعلق مسلمانان ہند پر عائد ہوتی ہیں۔

اسی بنا پر **وفد خلافت** بسرکردگی **مولانا محمد علی صاحب** ممالک یورپ کو بھیجا گیا تھا الحمد للہ کہ وفد خلافت نے اپنے فرض منصبی کو پوری طور پر ادا کردیا اور اب دُنیا کی کسی حکومت کو یہ کہنے کی گنجائش باقی نہیں رہی کہ دول متحدہ کو مسلمانان ہند کے مذہبی مطالبات کا پوری طور پر علم نہ تھا۔

علاوہ ازیں وفد خلافت نے دلائل و براہین سے مُدبران یورپ پر ثابت کردیا کہ دولت عثمانیہ کے خلاف دول متحدہ کا جابرانہ فیصلہ انصاف اور حق پرستی کی رُو سے ہرگز ہرگز قابل تسلیم نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے دُنیا میں امن و امان کی توقع رکھنا بے سود ہے۔

وفد خلافت نے نہ صرف مسلمانان ہند کے مذہبی مطالبات کے تسلیم کئے جانے پر زور دیکر وزرائے سلطنت برطانیہ اور اراکین مجلس صلح کو دُنیا میں امن و امان قائم رکھنے کا مشورہ دیا بلکہ مسلمانان عالم کو باہم متحد و متفق کردیا جنکے نتائج اسلام کی بہبودی کیلئے مفید ثابت ہونگے۔

مگر طاقت کے نشہ میں سرشار حکومتوں نے اس صوت حق کو جو کہ ہم سے وفد خلافت نے انہیں دی تھی رد کردیا۔ اب ہمارا یہ فرض ہوگیا ہے کہ ہم اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے پوری تیزی کے ساتھ اپنی عملی کوششیں جاری رکھیں تاکہ دُنیا کو معلوم ہوجائے کہ ہمیں بھی زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔

مسئلہ خلافت کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے بلکہ اسلام کی زیست و موت کا سوال ہے۔ اور ایشیا کی آزادی و غلامی اسی سے وابستہ ہے۔ ایسے اہم مسئلہ کیلئے ہمیں ہر قسم کی قربانیاں

کرنی پڑینگی جن کے لئے ہمیں ہمت اور استقلال کے ساتھ تیار ہوجانا چاہیئے۔ اور حکومت برطانیہ کو دکھا دینا چاہیئے کہ مسلمان ہرگز ہرگز اپنے مذہبی حقوق سے دست بردار نہیں ہونگے

ترک موالات مسلمانان ہند پر شرعاً فرض قرار دیگئی ہے۔ اور حضرات علمائے کرام نے متفقہ طور پر فتوے دیدیا ہے کہ ترک موالات ایک فرض شرعی ہے۔ لہٰذا اب ہر خلافت کمیٹی اور خادم خلافت کا مذہبی فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے اپنی پوری طاقت صرف کردے اور حکومت کیطرف سے جو سختیاں کیجائیں انکو صبر و ہمت اور استقلال سے برداشت کرکے اپنی قوت ایمانی کا ثبوت دے۔

ترک موالات کا پہلا قدم یہ ہے کہ سرکاری خطابات اور اعزازی عہدے گورنمنٹ کو واپس کردئے جائیں۔ ایک سچے مسلمان کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں کہ وہ خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے ایک دنیوی حکومت کے دئے ہوئے خطابات اور اعزازات سے دست بردار ہوجائے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے "ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعاً" (وہ منافقین انکافروں کی دی ہوئی عزت کے خواہاں ہیں حالانکہ تمام عزتیں صرف خدا ہی کیلئے ہیں اور وہی عزتوں کا دینے والا ہے)

کمیٹیوں کا فرض ہے کہ وہ خطاب یافتہ لوگوں کو انکے مذہبی فرائض سے آگاہ کریں اور انہیں سمجھائیں کہ خلافت اسلامیہ کے تحفظ کیلئے دنیوی اعزازات کا ترک کردینا نہایت معمولی اور آسان بات ہے۔ حالانکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کیلئے اسلام مسلمانوں سے بڑی بڑی قربانیوں کی توقع رکھتا ہے۔

اسیطرح لوگوں کو سمجھایا جائے کہ وہ گورنمنٹ کے درباروں اور دیگر سرکاری وغیر سرکاری جلسوں میں جو حکام سرکاری کیطرف سے یا انکے اعزاز میں منعقد کئے جائیں قطعی شرکت نہ کریں۔ حدیث شریف میں وارد ہے "من کثر سواد قوم فھو منھم" (جو شخص کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہی میں سے ہے)

صوبہ کی خلافت کمیٹیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے صوبہ کے خطاب یافتوں اور اعزازی عہدہ داروں کی فہرست مرتب کریں اور انکے پاس ذی اثر اصحاب کو بھیجیں جو انہیں نرمی اور ملاطفت کیساتھ

خطابات اور اعزازات کو ترک کرنیکی ترغیب دیں۔ جو حضرات خطابات اور اعزازات چھوڑ دیں تو
انکے نام اخبارات میں شائع کئے جائیں اور نیز سنٹرل خلافت کمیٹی کو بھی بھیجدئے جائیں تاکہ
ترک موالات کے متعلق ملک کی رفتار کا اندازہ ہو سکے۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ والدین اپنے بچوں کو سرکاری یا امدادی مدارس میں ہرگز نہ بھیجیں۔ ہمارا فرض
ہے کہ ہم اپنے بچوں کو ایسے مدارس میں تعلیم نہ دلوائیں جہاں ہماری قومی روح کو تباہ کیا جاوے اور
ہماری غیرت اسلامی اسبات کی ہرگز اجازت نہیں دیسکتی کہ ہم اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت ایک
ایسی حکومت کے سپرد کریں جو ہمارے مذہب و ملت کی بیحرمتی کی ذمہ وار ہے۔

یہ خیال خودغرضی پر مبنی ہے کہ بچوں کو سرکاری مدارس سے نکال لینے سے انکی تعلیم میں حرج ہوگا جو
لوگ اس خیال کے حامی ہیں وہ بقول مہاتما گاندھی جی مسئلہ خلافت کی اہمیت کو محسوس
نہیں کرتے۔ اسکے متعلق مہاتما جی نے نہایت معقول اور مدلل بحث کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس امر کے باور کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ جب ہندوستان کے نوجوان
لڑکے اور لڑکیاں اسبات کو پورے طور پر محسوس کرلینگے کہ واقعات پنجاب سے ہماری کسقدر
توہین اور تذلیل ہوئی ہے یا اسبات کو بھی طرح ذہن نشین کرلینگے کہ مسئلہ خلافت کے
متعلق صریح عہود و مواثیق کی خلاف ورزی کیگئی ہے تو وہ جلد ہی سرکاری
مدارس کو خالی کردینگے۔ جسوقت انھوں نے سرکاری مدارس کو چھوڑ دیا تو جو اخلاقی تعلیم انکو
اسوقت حاصل ہوگی وہ اس عارضی نقصان کی بہ نسبت کہیں زیادہ مفید اور سودمند ثابت
ہوگی جو دماغی تعلیم میں واقع ہو اور اس سے ہمارے قومی جذبات اور حسیات میں ایک انقلاب عظیم
پیدا ہوگا"

علاوہ ازیں اس سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہم گورنمنٹ کی امداد کے بغیر اپنی تعلیم اپنے ہاتھ
میں لے سکینگے جو قومی ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

سرکاری مدارس کو خالی کردینے سے قوم کو جلد سے جلد اپنے مدارس قائم کرنیکی ضرورت محسوس
ہوگی اور عارضی نقصان مستقل فائدہ میں مبدل ہوجائیگا۔ جن مدارس کو سرکاری امداد ملتی
ہے انکے منتظمین کو چاہئے کہ وہ امداد لینے سے قطعی انکار کردیں اور چندہ فراہم کرکے اس

مالی کمی کو پورا کریں۔ اس سے دو فائدے حاصل ہونگے۔ ایک تو مدارس سرکاری نگرانی سے
آزاد ہوجائینگے جو قومی تعلیم کے اجرا کیلئے اشد ضروری ہے۔ اور دوسرے چندہ دینے
والوں اور نیز طلبا کے دلمیں قومی احساس پیدا ہوگا اور ہر شخص قومی تعلیم کے متعلق اپنی
ذمہ داری کو محسوس کریگا۔

پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ خلافت اسلامیہ کی حفاظت کو اپنے بچوں کی تعلیم پر مقدم سمجھے
اور موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکاری مدارس کو بائیکاٹ کردے۔

تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ وکیل اپنی وکالت چھوڑدیں اور سرکاری کچہریوں میں مقدمات کی
پیروی نہ کریں۔ اپنی قومی عدالتیں قائم کریں اور انہی کے ذریعہ مقدمات کا فیصلہ کرائیں

چوتھی بات یہ ہے کہ عراق عرب اور ان ممالک اسلامیہ میں جہاں سلطنت برطانیہ
اور اتحادیوں کا انصاف و حق پرستی اور عہود و مواثیق کے خلاف قبضہ ہے کوئی شخص
فوجی یا دوسری ملازمت قبول نہ کرے۔ یہ ایک ایسا امر ہے جسکی توضیح کی چنداں ضرورت
نہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جزیرۃ العرب اور مقامات مقدسہ اسلام کی جان
مال سے حفاظت کرے اور اسے دشمنان اسلام کی دست برد سے بچائے نہ کہ وہاں
غیر مسلم حکومتوں کا اقتدار قائم کرے۔

پانچواں مرحلہ یہ ہے کہ سرکار کو کسی قسم کی مالی امداد نہ دیجائے اور نہ ہی مالی امداد قبول
کیجائے۔ کیونکہ جو شخص موجودہ صورت میں کسی قسم کی مالی امداد دیگا وہ گویا ایک ایسی حکومت
کو مضبوط کر رہا ہے جسکی موجودہ پالیسی اسلام کی بیخکنی کا باعث ہوگی۔

چھٹی بات یہ ہے کہ اصلاح شدہ کونسلوں سے علیحدگی اختیار کیجائے۔ اگر کوئی شخص کونسل
کا امیدوار ہو تو رائے دہندگان ایسے امیدوار کیلئے رائے دینے سے انکار کردیں۔

ان تمام امور کے علاوہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ حتی الامکان بیرونی ممالک کی
اشیاء کو بائیکاٹ کرے اور سودیشی کی تحریک کو کامیاب بنانے میں دل و جان سے
کوشش کرے۔

مسلمانوں کیلئے یہ سخت امتحان کا وقت ہے۔ ایسے نازک وقت میں ہمیں اپنے ایمان کو

مضبوط کر کے خدائے تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جائینگے
ہماری عملی کارروائی سے یورپ کی حکومتیں اندازہ کر سکیں گی کہ آیا ہم عزت کی زندگی بسر
کرنیکے مستحق ہیں یا نہیں اور ہم اپنے دین و مذہب کا کسقدر حافظ ہے۔ اگر اسوقت
ہم نے ذرا سی بھی ایمانی کمزوری دکھائی تو پھر دین و دنیا دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھینگے۔

لہذا تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ہر جگہ خلافت کمیٹیاں قائم کریں۔ اور لوگوں کو ترک موالات
پر عمل درآمد کیلئے تیار کریں۔

آخر میں اتنا عرض کرنا نہایت ضروری ہے کہ ہماری تمام کوششیں بیکار ہونگی اور نہ قائم
رہینگی اگر تمام ہندوستان کے گوشے گوشے میں خلافت کمیٹیاں قائم نہ ہوں اور فدایان
اسلام و ہجرت یا مدعا فراہمی چندہ کیلئے فوراً نہ کھڑے ہوگئے۔ ہر مقام سے اور ہر مسلمان
سے چاہے کتنی ہی حقیر رقم کیوں نہ ہو اسلام کی بقا کے لئے وصول کیجائے۔ اور ان تمام
کوششوں کے ساتھ گھر گھر، در بدر مانگ کر تیس لاکھ کی رقم جلد سے جلد خلافت کمیٹی کے
بیت المال میں داخل کر دی جائے۔

ہم نہایت ادب سے اس اہم کام کیطرف تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی عموماً اور خدام خلافت اور
خلافت کمیٹیوں کی خصوصاً توجہ مبذول کرتے ہیں کہ وہ اس کام کو فوراً انجام دیں۔

فہرست کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے خلافت کا کام کرنیوالے حضرات نے خود اپنا ذاتی
چندہ نہیں دیا۔ تمام خلافت کے عہدہ داران و اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اپنا ذاتی چندہ
لکھوائیں اور گھر گھر سے چندہ وصول کریں اور اخیر اکتوبر یا اوائل نومبر تک رقم مطلوبہ مہیا
کر دیں۔

سنٹرل خلافت کمیٹی کیطرف سے بامید منظوری ایک لاکھ کی رقم سفیر صاحب افغانستان کی معرفت
اعلیحضرت غازی امیر امان اللہ خان صاحب تاجدار خود مختار افغانستان
کی خدمت میں مہاجرین کی امداد کے لئے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہجرت کے بارہ میں جو مراسلت
سفیر صاحب اور کمیٹی کے درمیان ہوئی ہے وہ برائے ملاحظہ شایع کیجاتی ہے جو حسب ذیل ہے۔

نقل خط منجانب مولنا شوکت علی صاحب آنریری سکرٹری

سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا

بخدمت ہز اکسیلینسی سفیر صاحب دولت افغانستان مقیم شملہ

ترجمانی ر ر ماس، مورخہ ۵ اگست سنہ ۱۹۲۰ء

حضور والا۔ سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا بمبئی نے مسلمانان ہند کے سخت اصرار پر اپنے اجلاس
مورخہ ۱ اگست سنہ ۱۹۲۰ء کی قرارداد کے مطابق ہندوستان میں ہجرت کی تحریک کو اپنے ہاتھ
میں لے لیا ہے۔

لہذا میں حضور سے استدعا کرتا ہوں کہ جسقدر جلد ممکن ہو آپ مفصلہ ذیل امورات کے متعلق کمیٹی
کو بغرض ہدایت مطلع فرمائیں۔

۱۔ اعلیحضرت غازی امیر امان اللہ خان زاد اللہ ملکہ و شرفہ کی مملکت میں کتنے
مہاجرین پناہ گزین ہو سکتے ہیں۔

۲۔ کتنے مہاجرین حدود افغانستان سے گذر کر وسط ایشیا کی خود مختار اسلامی ریاستوں میں پناہ گزین
ہو سکتے ہیں۔

۳۔ مہاجرین کس قسم کے ہوں۔ اور کیا صفات رکھتے ہوں یعنی صناع، ڈاکٹر، دستکار، بجلی کا کام
جاننے والے، انجینیر یا مدرس یا تیغ زن وغیرہ۔

۴۔ سنٹرل خلافت کمیٹی کو ان امورات کے متعلق تفصیل کی ضرورت ہے تاکہ ہجرت کی تحریک
باقاعدگی کے ساتھ جاری کیا جائے۔ اور صرف ایسے مسلمانوں کی امداد کیجائے جن کے ملک میں
ہجرت کر کے جانے سے ان پر بار ثابت نہ ہوں۔

اسوقت کمیٹی اس امر پر زور دیتی ہے کہ صرف مضبوط اور توانا لوگ جنکے پاس کافی روپیہ
ہو ہجرت کریں تاکہ وہ کم از کم ایک سال تک خود اپنے خرچ سے معمولی گذارہ کر سکیں۔ تاہم ڈاکٹر
صناعوں اور انجینیروں وغیرہ کو اس سے مستثنیٰ سمجھا جائے گا۔

کمیٹی امید کرتی ہے کہ پشاور میں خلافت کمیٹی کی ایک شاخ قائم کیجائیگی۔ اور اگر آپ ہدایت

وہاں تو جلال آباد یا کابل میں بھی اسی قسم کی ایک شاخ قائم کیجائے۔
حضور سے استدعا ہے کہ جواب باصواب سے جلد سرفرازی بخشیں

آپکا خادم (دستخط) شوکت علی خادم کعبہ

جواب منجانب ہز اکسلنسی سفیر صاحب افغانستان

دانڈمیر۔ شملہ مغربی۔ یوم دوشنبہ ۳۰ راگست ۱۹۲۰ء

مکرم محترم برادرم جناب مولنا شوکت علی صاحب زاد الطافکم

السلام علیکم۔ مراسلہ جناب مورخہ ۱۱ راگست ۱۹۲۰ء از ترجمانی بتاریخ ۲۹ راگست ۱۹۲۰ء بدفتر سفارت رسید۔ تجاویزیکہ درباب تحریک ہجرت فکر واختیار کردہ اید جملہ معقول و مناسب است۔ آنچہ درباب بعضی امورات استفسارات نمودہ اید جوابا مرقوم میگردد کہ قبل برین ہم من درین باب بدربار دولت علیہ افغانستان عریضہ نگار شدہ واستصواب نمودہ ام۔ اما تا ہنوز جوابے نرسیدہ۔ امید است کہ عنقریب چون جواب رسید۔ جناب شمارا مفصلاً وتفصیلاً اطلاع دہی نمودہ خواہد شد۔ درباب التوائے ہجرت ہیچ احکام سرکاری بدفتر سفارت نرسیدہ گواز دفتر شیٔ دراطلاع کہ التوائے ہجرت اتفاقا صحیح است۔ اما این محض برای خیر مہاجرین است کہ انتظام واتساق ایشان بدرستی شود۔ باقی از ہر باب خاطر جناب خود را آسودہ داشتہ باشید کہ بفضل ومرحمت پروردگار ہمہ کارہا آسان خواہد شد۔ سعادت خلد وتقی را یادگاری بہ مسلمانان خدمتگاران اسلام خواہیم زیادہ از ایام سعید فقط

(دستخط) خادم المسلمین سردار گل محمد

جواب منجانب مولانا شوکت علی صاحب

بمبئی ۱۰ ر ستمبر ۱۹۲۰ء

حضور والا حضور کا گرامی نامہ بندہ کے عریضہ مورخہ ۱۱ راگست کے جواب میں جوکہ مدراس میں بندہ کی علالت کے سبب بے ربط ڈاک میں بھیجا گیا تھا موصول ہوا جناب کے خط

کا خلاصہ اخبارات میں شایع کروادیا گیا ہے تاکہ مسلمانوں کو اطمینان ہوجائے کہ حسب توقع مہاجرین ہندی کے آرام وآسایش کے لئے افغانستان میں ہر طرح کا انتظام کردیا جائے گا۔

میں سنٹرل خلافت کمیٹی کیطرف سے استدعا کرتا ہوں کہ حضور مسلمانان ہند کے مشہور و مستند قائد وعالم مولنا ابوالکلام صاحب آزاد اور سنٹرل خلافت کمیٹی کے آنریری سکریٹری مسٹر یعقوب حسن کو شرف باریابی بخشیں۔

اس امر کا فیصلہ ہوگیا ہے کہ کمیٹی کی باامید منظوری ایک لاکھ روپیہ کی رقم بطور قسط اول مہاجرین ہندی کی امداد کیلئے حضور کی وساطت سے افغانستان بھیجی جائے۔ موسم سرما آرہا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ مہاجرین کیلئے جائے رہایش اور ضروری کپڑے مہیا کردئے جائیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ ایک قلیل رقم ہے مگر ہمیں امید ہے کہ مسلمانوں کی سرگرم امداد سے ہم **اعلیحضرت غازی امیر امان اللہ خان زاد اللہ ملکہ وشرفہ** کی حکومت کو مہاجرین ہندی کی امداد کے متعلق سبکدوش کرسکینگے۔ ہمیں اس امر کا کامل یقین ہے کہ اگر ہندوستان سے ان مہاجرین کیلئے کوئی امداد نہ بھیجی جاتی تو بھی اعلیحضرت کی حکومت اور خدا ترس افغان اپنا اسلامی فرض خوشی سے بجالاتے اور اسطرح سے دنیا اور آخرت میں عزت اور ثواب حاصل کرتے۔

ہم نے مولنا صاحب موصوف اور مسٹر یعقوب حسن سے استدعا کی ہے کہ وہ حضور کے سامنے سنٹرل خلافت کمیٹی کیطرف سے ایک ایسا وفد افغانستان بھیجنے کی ضرورت کو پیش کریں جو کابل جاکر مہاجرین کی حالت کا اندازہ کرے اور انکے متعلق جو انتظامات کئے گئے ہیں انکی اطلاع دے۔ یہ وفد مہاجرین ہندی کو دولت افغانستان کی خواہشات سمجھا سکیگا اور انھیں ہدایت دیگا کہ وہ دولت افغانستان کے دانشمندانہ اسلامی فیصلوں کی خوشی سے تعمیل کریں۔ ہم حضور سے استدعا کرتے ہیں کہ حضور مہربانی فرماکر اس وفد کے چار پانچ ممبروں کیلئے اجازت اور پروانہ راہداری حاصل کریں۔ تاکہ وہ **اعلیحضرت** امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر انکے وزرا کے مشورہ کے بعد اطمینان وتشفی

کرلین. حضور کو معلوم ہوگا کہ خودغرض لوگ اور اسلام اور مسلمانون کے دشمن غلط فہمیان
پھیلا رہے ہین. اس لحاظ سے ہمارا وفد براہ راست واقفیت حاصل کرنے اور دولت
افغانستان کی خواہشات اور قانون افغانستان کی ضروریات کو معلوم کرنے کے بعد
ہمیشہ کیلئے ایک ایسا طرز عمل اختیار کریگا جس سے تمام آئندہ مشکلات کا خوف رفع ہوجائے
ہم حضور سے استدعا کرتے ہین کہ حضور اس معاملہ کو جلد سر انجام دین. دعا ہے کہ خدا
کریم اسلام کو تنومندی اور ترقی عطا فرمائے. آمین.

حضور کا تابعدار (دستخط) شوکت علی خادم کعبہ

جواب الجواب منجانب ہزاکسیلنسی سفیر صاحب افغانستان

شملہ. یوم شنبہ ۲۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء

مشفق محترم برادرم مولانا شوکت علی صاحب زاد اشفاقہٗ

بعد از ادای مراسم اخوت مشہود خاطر محبت مظاہر اینکہ گرامی نامۂ شما مورخہ ۲۲ ستمبر سنہ ۲۰ء
رسید. از کوائف مندرجہ آن واقف شدہ از ہمدردی و مساعی شما مسرت زیاد رخ نمود
آنچہ در باب پذیرائی تفضیلات و مساعدت ہمراہ مولانا ابوالکلام صاحب و مسٹر یعقوب حسن
صاحب تحریر داشتہ بودید بالسر و چشم برای پذیرائی اینچنین ذوات بزرگوار آمادہ ہستیم

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست — کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

جواب مراسلہ سابق شما مطابق خواہش ما بار رسیدہ. معاملات حسب دلخواہ است. در
کار مہاجرین التوا برطرف شدہ. معطلی برای انتظام مہاجرین بودہ نہ برای انسداد آنہا.
چنانچہ رفتن مہاجرین بہ افغانستان باز اجازت شدہ. اینکہ ہر دو صاحبان موصوف
بملاقی شوند حقیقت احوال مفصلاً برای شان توضیح کردہ خواہد شد. اگر در آمدن شان
قدرے تعطیل یا تاخیر باشد بنویسید کہ چہ کیفیت است مفصلاً مستقیماً بخدمت شما فرستادہ
شود. نیز اطلاعاً مرقوم است کہ مکتوب جدید شما را عیناً بحضور اعلیٰ فرستادیم. در بارہ
آن ہر جوابی کہ سرفراز شدیم بشما فوراً اطلاع دہی نمودہ خواہد شد. باقی خود و شما و

تمجید اہالی اسلام را بحصول مقاصدات دینی و دنیوی فائز و کامیاب میخواہیم. از تاریخ
ورود جناب مولانا بشما اطلاع بدہید کہ دانستہ شویم زیادہ ایام کم سید الطافکم مزید.

(دستخط) خادم المسلمین گل محمد سفیر

سمرنا کے مظلومین کی امداد کے لئے ایک لاکھ کی مزید رقم بھیجنا نہایت ضروری
ہے. اس کے علاوہ ہمارا پیغام (اشاعت و تبلیغ) کے
کام کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے. لہذا تیس لاکھ کی رقم سنٹرل خلافت کمیٹی
کے بیت المال مین جلد سے جلد داخل ہوجانی چاہئے.

کانگریس کمیٹی کی ہدایات ارسال کیجاتی ہین امید ہے یہ ہدایات بھی مفید ثابت ہونگی

فقط والسلام

آپکا خادم

شوکت علی. یعقوب حسن. احمد حاجی صدیق کھتری. سیف الدین کچلو

آنریری سکریٹریان. سنٹرل خلافت کمیٹی آف انڈیا. بھنڈی بازار. بمبئی

تجاویز منظور شدہ

اجلاس چہارم

آل انڈیا خلافت کانفرنس

جو بصدارت عالیجناب مولانا شاہ عبد الماجد صاحب قادری بدایونی کلکتہ میں بتاریخ ۷ و ۸ ستمبر ۱۹۲۰ء
منعقد ہوا تھا

۱

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس اپنے سابقہ فیصلہ کی بزور توثیق کرتا ہے کہ خلافت مقدسہ اسلامیہ کے متعلق سلطنت برطانیہ اور اُسکے حلیفوں کی روش اور ترکی عہد نامہ کی جابرانہ اور غیر منصفانہ شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے جنہیں دنیائے اسلام ہرگز قبول نہیں کرسکتی مسلمانان ہند کے لئے بجز اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ آخر وقت تک اس عہد نامہ کے خلاف اپنی جد و جہد کا سلسلہ جاری رکھیں تا آنکہ خلافت اسلامیہ کے دینی و دنیوی اقتدارات بحال ہو کر اسی حالت میں آجائیں جو جنگ سے پہلے تھے۔

محرک:۔ پنڈت رام بھجدت صاحب چودھری لاہور
مؤید:۔ ڈاکٹر داس کمار چکرورتی۔ ڈھاکہ

۲

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے اس اجلاس کو ہندوستان کے اُن مسلمانوں کے ساتھ جو اداے فرض اور اعلاے کلمۃ الحق کیلئے اس ملک سے ہجرت کرچکے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں پوری ہمدردی ہے۔ اور اس پاک مقصد کی تکمیل کیلئے کانفرنس ایسے مسلمانوں کی امداد کرنا اپنا فرض خیال کرتی ہے۔ اور تجویز کرتی ہے کہ سنٹرل خلافت کمیٹی مسئلہ ہجرت کو اپنے نظام عمل میں شریک کرکے باقاعدہ طور پر مہاجرین کی روانگی کا انتظام اپنے ذمے لے۔

محرک:۔ مولوی عبد الغفور صاحب پشاور

مؤید:۔ مولوی عطاء اللہ صاحب امرتسر
مؤید ثانی:۔ مولانا شوکت علی صاحب خادم کعبہ

۳۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت برطانیہ کی اس حکمت عملی کے خلاف جو اس نے بعض ممالک اسلامیہ میں عموماً اور مرکز خلافت اور عراق عرب میں خصوصاً اختیار کر رکھی ہے سخت افسوس کرتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ باوجود احکام شرعیہ کے خلاف ہونے کے عام طور پر جنگی کاروائی کے لئے ہندوستانی مسلمان فوجیں ان ممالک میں بھیجی گئی ہیں اور بھیجی جارہی ہیں اور گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے کہ اسکے اس طرز عمل سے مسلمانوں کے جذبات کو مزید اشتعال ہوگا جسکے نتائج کی ذمہ داری خود گورنمنٹ پر عائد ہوگی۔

محرک:۔ نواب غلام محمد صاحب کامی (مدراس) مؤید:۔ مسٹر عبد الرحیم صاحب (بالاگھاٹ)

۴۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین و امیر المومنین کی اس سخت مجبوری پر جس نے انہیں دول متحدہ کے ظالمانہ فیصلہ کو تسلیم کرنے پر مجبور کیا اپنے دلی رنج اور جابرانہ فیصلہ کے صادر کرنیوالوں کے خلاف غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضور اقدس کی ذات عالی کو یقین دلاتا ہے کہ جبتک حضور ممدوح کے وہ اقتدارات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہونے کی حیثیت سے آپکو حاصل ہیں بحال نہ ہوجائینگے مسلمانان ہند بھی چین سے نہ بیٹھینگے۔ اور اقتدارات خلافت کی بحالی کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادینا اپنے لئے موجب سعادت ابدی تصور کرینگے۔

منجانب جناب صدر صاحب

۵۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس اعلیحضرت امیر امان اللہ خان غازی تاجدار خود مختار افغانستان کی اس اسلامی ہمدردی کا جو حضور ممدوح نے ہندی مہاجرین کے ساتھ اسوقت تک ظاہر فرمائی ہے شکریہ ادا کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ مہاجرین ہند کیلئے حضور ممدوح کی حکومت کیطرف سے آئندہ بھی ہرطرح کی آسانیاں بہم پہنچائی جائینگی۔

محرک:۔ مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار لاہور۔ مؤید:۔ مولوی محمد اکرم خان صاحب کلکتہ
مؤید ثانی:۔ ملک لعل خان صاحب گوجرانوالہ پنجاب

۶۔ یہ کانفرنس ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتحاد کو اس ملک کی آئندہ فلاح و بہبود کیلئے لازمی خیال کرتی ہے اور خدائی قدوس کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ یہ اتحاد کلی طور پر روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

محرک:۔ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو۔ مؤید:۔ مولانا حسرت موہانی صاحب

۷۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانانِ ہند سے استدعا کرتا ہے کہ مسئلہ خلافت کے تمام مراحل و مقاصد کی تکمیل کیلئے سردست تیس لاکھ روپیہ کی رقم جلد سے جلد فراہم کریں

منجانب جناب صدر صاحب

۸۔ یہ اجلاس تمام صوبوں کی خلافت کمیٹیوں سے درخواست کرتا ہے کہ اپنے اپنے صوبوں میں ہر خلافت کمیٹی کے ماتحت رضاکاروں کے جیش کے قیام کا انتظام کریں تاکہ انتظام مجالس، قیام امن و امان، تحصیل سرمایہ اور عدم تعاون کے متعلق کوشش اور سعی کریں۔

منجانب جناب صدر صاحب

۹۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ایک وفد تمام بڑے بڑے سجادہ نشینوں اور مشائخ و علما کی خدمت میں حاضر ہو کر ان فرائض کیطرف انھیں توجہ دلائے جو خلافت کیطرف سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔

منجانب جناب صدر صاحب

۱۰۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کے ان اصحاب کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے جو مسئلہ خلافت کی وجہ سے حکام کی بیجا سختیوں کا شکار ہوئے ہیں۔ اور امید کرتا ہے کہ وہ اصحاب ان مصائب کو جو انپر خدمت اسلام کرتے ہوئے نازل ہوئے ہیں نہایت استقامت اور ثبات کے ساتھ برداشت کرکے اپنے دیگر بھائیوں کے لئے موجب ہدایت ثابت ہونگے۔

نیز یہ کانفرنس نہایت واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ حکومت صوبہ سرحدی و سندھ خلافت اور ہجرت جیسی مذہبی اور اہم تحریکوں کو نہایت ناجائز اور ظالمانہ طریق سے دبانے کی کوشش کر رہی ہیں اور اسطرح گویا فساد اور نقض امن کو از خود دعوت دے رہی

جسکی ذمہ داری تمامتر انکے سر پر عائد ہوگی۔

۱۱۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانانِ ہند کیطرف سے اہل مصر کی خدمت میں جو انکے برادران دینی ہیں اُنکی شاندار جدوجہد اور عظیم الشان قربانیوں پر بصدق دل سے ہدیۂ مبارکباد پیش کرتا ہے جنکی بدولت انھیں قومی آزادی کی نعمت میسر ہوئی اور امید کرتا ہے کہ اہل مصر کی ان قیمتی کوششوں کا سلسلہ خلافت اسلامیہ کی دینی و دنیوی اقتدار کی بحالی کیلئے برابر جاری رہیگا تاکہ مقصد عالیہ جو ہندوستان اور تمام دنیائے اسلام کے پیش نظر ہے حاصل ہو جائے۔

محرک:۔ سیٹھ احمد حاجی صدیق کھتری بمبئی مؤید:۔ مسٹر عبد الغنی چودھری بمبئی

۱۲۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس پورے یقین اور وثوق کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ ترک موالات پر عمل کرنا مسلمانوں کا شرعی فرض ہے۔ اور مسئلہ خلافت کی جدوجہد میں سب سے پہلے ہمیں اپنی متفقہ کوشش اسی بات کیلئے وقف کر دینی چاہیے کہ مسلمانانِ ہند اس فرض شرعی کو پوری طرح انجام دیں۔

محرک:۔ مولوی سید حسین میاں صاحب پھلواری مؤید:۔ پنڈت نیکی رام صاحب شرما

مؤید ثانی:۔ بابو للت موہن گھوش صاحب کلکتہ